سیاسی نرخ پر اوراقِ مصحف بیچنے والو!

پروفیسر رفیع اللہ شہاب کی بک بک اور جھک جھک

کوئی دور تھا کہ درس گاہوں کے سانچے سے مستقبل کے معمار نکلتے تھے۔ اور تعلیم کی آغوش میں عمدہ انسان ڈھلتے تھے۔ اب تو یہ حال ہے کہ اونٹ رے اونٹ تیری کون سی کل سیدھی۔

ہفت روزہ "آج کل" لاہور (96 - 9 - 3) میں پروفیسر رفیع اللہ شہاب نے "کیا عمرہ ایک اسلامی عبادت ہے" کے عنوان سے تحریر کیا ہے کہ

"بعض عظیم مسلمان فقہاء نے اسے اسلامی عبادت تسلیم کرنے سے انکار کیا ہے۔ ان کے نزدیک یہ زمانۂ جاہلیت کی رسم تھی جو اسلامی دور میں آہستہ آہستہ ختم کر دی گئی۔ ان کا دعویٰ ہے کہ نہ تو رسول اللہ ﷺ نے اپنی زندگی میں کوئی عمرہ ادا کیا اور نہ ہی صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں کسی سے اس کی ادائیگی ثابت ہے .... خیال رہے کہ قربانی حج کا رکن نہیں .... ہمارے ملک میں جنرل ضیاء الحق سے پہلے بہت کم لوگوں نے عمرے کا ذکر سنا تھا۔ جنرل صاحب نے اپنے آپ کو ایک نیک مسلمان ثابت کرنے اور عوام کو بیوقوف بنانے کے لئے سرکاری خرچ پر عمرے پر عمرے ادا کرنے شروع کیے.... اس سے لوگوں میں یہ تاثر قائم ہو گیا کہ عمرہ اسلامی عبادت ہے"۔

قلم دل گرفتہ، زباں بے مزہ ادیبوں کی نسلِ نوی کو سلام
شرابی فقیہانِ امت کے شیخ ربابی زبان و بیاں کے امام

اس بابت جمعیت اتحاد علماء کے سربراہ مولانا عبدالمالک نے عمرے کی شرعی حیثیت پر روزنامہ خبریں سے خصوصی بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ "پروفیسر رفیع اللہ شہاب نے اپنے مضمون کے ذریعے قرآن پاک کی توہین کی ہے اور ایک دینی عبادت کا مذاق اڑایا ہے۔ عمرہ بعض علماء کے نزدیک فرض اور بعض کے نزدیک سنت ہے۔ یہ وہ عبادت ہے جس کا ذکر قرآن پاک میں آیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس مضمون میں جھوٹ بولا گیا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اپنی زندگی میں چار عمرے کئے"۔

پروفیسر رفیع اللہ شہاب کا یہ کہنا کہ "عمرہ اسلامی عبادت نہیں ہے" سراسر جہالت پر مبنی ہے۔ قرآن پاک میں واضح حکم ہے۔

"اور پورا کرو حج اور عمرہ اللہ کے واسطے، پھر اگر تم روکے گئے تو جو میسر ہو قربانی بھیجو۔"

(پارہ ۲ رکوع ۸ آیت ۱۹۶)

پھر یہ کہنا کہ نہ تو رسول اللہ ﷺ نے اور نہ ہی صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اپنی زندگی میں

کوئی عمرہ ادا کیا" بالکل جھوٹ ہے۔ذیل میں سیرت کی مستند کتابوں سے حوالے دیئے جارہے ہیں جس سے پتہ چلتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم عمرہ ادا کرتے رہے ہیں۔

"غرض مختلف اسباب سے آنحضرت ﷺ نے مکہ معظمہ کا ارادہ کیا اور اس غرض سے کہ قریش کو کوئی اور احتمال نہ ہو۔ عمرے کا احرام باندھا"

(سیرت النبی ﷺ۔ از شبلی نعمانی۔سید سلیمان ندوی۔ جلد اول۔ صفحہ ۲۵۶)

"صلح حدیبیہ میں قریش سے معاہدہ ہوا تھا کہ اگلے سال آنحضرت ﷺ مکہ میں آکر عمرہ ادا کریں گے اور تین دن قیام کر کے واپس چلے جائیں گے۔ "اس بناء پر آنحضرت ﷺ نے اس سال عمرہ ادا کرنا چاہا"

(سیرت النبی از شبلی نعمانی جلد اول صفحہ ۲۸۴)

"معاہدہ حدیبیہ کی شرط دوئم کی رو سے مسلمان اس سال مکہ پہنچ کر عمرہ ادا کرنے کا حق رکھتے تھے۔ اس لئے اللہ کے رسول اللہ ﷺ دو ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ساتھ لے کر مکہ پہنچے..... اللہ کے نبی ﷺ تین دن تک عمرہ کے لئے مکہ میں رہے اور پھر ساری جمیعت کے ساتھ مدینہ کو واپس چلے گئے۔

(رحمت اللعالمین از سید سلیمان منصور پوری جلد اول، صفحہ ۲۱۳) خیبر سے فارغ ہو کر آپ مدینہ میں ربیع الاول تا شوال ۸ مہینے رہے... پھر ذیقعدہ کے مہینے میں عمرہ کی تیاری کی یہ وہی مہینہ ہے جس میں پچھلے سال (چھٹے ہجری) مشرکوں نے رسول اللہ ﷺ کو عمرہ نہ کرنے دیا تھا اور مقام حدیبیہ سے آپ واپس تشریف لے آئے تھے۔ اب اس عمرے کی قضا کے لئے تشریف لے گئے اسی سبب سے اس عمرے کا نام عمرہ القضا رکھا گیا ہے اور بعض اس کو عمرہ القصاص کہتے ہیں" (سیرت ابن ھشام جلد دوم صفحہ ۲۵۳)

اسی جریدے میں پروفیسر رفیع اللہ کے بیٹے محمد شعیب عادل کی کتاب "اسلامی انقلاب کی جد و جہد (غلطی ھائے مضمون)" کے حوالے سے تحریر کیا گیا ہے کہ:۔

"ہمارے معاشرے کے بگاڑ اور پستی میں "بہشتی زیور" یا اس قبیل کی دوسری کتب "تحفتہ العروس" اور "فضائل اعمال" (تبلیغی جماعت کی اہم ترین کتاب) کا بڑا حصہ ہے۔"

بعض لوگ اپنی دنیاوی جاہ و حشمت کی ترنگ میں اتنے بگ ٹٹ ہو جاتے ہیں کہ ان کے نزدیک اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے تقدس کی کوئی اہمیت نہیں رہتی۔ جو لوگ اللہ کے خوف سے عاری ہیں ان کے ہاں معاشرے کے روز بازار میں اندھیرے اجالے، حق و باطل اور بیوی اور بیٹی میں کوئی فرق نہیں رہتا۔ شعیب عادل کی کور چشمی کا کیا کہنا کہ ان کے نزدیک موجودہ دور کا ڈش انٹینا اور گٹار کلچر، جوش ملیح آبادی کی یادوں کی بارات۔ سلمان رشدی کی شیطانی آیات، تسلیمہ نسرین، فہمیدہ ریاض اور احمد فراز جیسے دو پاؤں پر چلنے والے بدصورت جانوروں کی مذہب بیزاری سے معاشرے میں بگاڑ اور پستی پیدا نہیں ہوتی۔ بلکہ بہشتی زیور اور فضائل اعمال جیسی کتابیں (جو عام مسلمانوں کی زندگی کے مقصد کی طرف رہنمائی کرتی ہیں) قابلِ مذمت ہیں۔ اس گھٹی سے پر اس کے سوا کیا کہا جا سکتا ہے کہ:۔

ادب قلم کو سکھا بات کا سلیقہ سیکھا

درحقیقت بات یہ ہے کہ پروفیسر رفیع اللہ قسم کے مادر پدر آزاد بظاہر خوبصورت حیوان اور بباطن دخترِ انگور کے عشاق کی صف میں بیٹھنے والے خبیثان عجم صرف اپنی خباثتوں کو جواز دینے کے لئے جب ملکی حالات اپنے حق میں دیکھتے ہیں تو اللہ، رسول اللہ ﷺ اور قرآن مجید کی نصِ قطعی کے خلاف بھی بک بک کرنے میں شیر ہوجاتے ہیں۔ موجودہ دور کی دھوپ چھاؤں کی پیداوار، انٹر نیشنل جغادری، ڈاکٹر گورایہ، ڈاکٹر جاوید اقبال، غلام احمد پرویز، وارث میر، نصیر اللہ بابر، سلمان رشدی، خالد کھرل، احمد فراز، عبداللہ ملک اور کچھ اس قبیل کی بل بتوڑیاں (فہمیدہ ریاض عاصمہ جہانگیر، کشور ناھید، رعنا شیخ، تسلیمہ نسرین، مہتاب راشدی) اپنی مذہب بیزاری کا اظہار کرنے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ ذوالفقار علی بھٹو کے دور میں پروفیسر ظہور احمد لاہور نے کالج میں لیکچر کے دوران طلباء سے کہا تھا کہ "نکاح ایک فرسودہ رسم ہے"۔ پھر طلباء کے ہاتھوں ٹھکائی پر اس ناھنجار استاد نے معافی مانگ لی تھی۔ ایوب خان کے مذہبی امور کے مشیر ڈاکٹر فضل الرحمن نے بھاشن دیا تھا کہ" بقرہ عید پر قربانی کے لئے پیسہ خرچ کرنا اسے ضائع کرنے کے مترادف ہے" اور پھر عوام کے زبردست احتجاج کے نتیجے میں ڈاکٹر صاحب کو گھر بھیج دیا گیا تھا۔ موجودہ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے اپنے ایک بیان میں کہا تھا کہ اسلامی سزائیں وحشیانہ سزائیں ہیں۔"

الغرض ان سب کے جواب میں یہی کہا جاسکتا ہے کہ:۔

رجعت میں فرد ہیں تو دنائت میں بے مثال
اب ایسے رہزنوں کے حوالے ہوئے ہیں ہم

فون بستانِ عائشہ: 511356 فون مدرسہ: 511961

طالبات کی دینی تعلیم و تربیت کی عظیم درسگاہ

مدرسہ بستانِ عائشہ

میں دو نئی درسگاہیں زیرِ تعمیر ہیں اہلِ خیر سے التماس ہے کہ اس کارِ خیر کی تکمیل کے لئے فوری طور پر اپنے عطیات ارسال فرمائیں (جزاکم اللہ تعالیٰ)

ترسیل زر کے لئے:

بذریعہ منی آرڈر: سید عطاء المحسن بخاری، دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان

بذریعہ بینک ڈرافٹ یا چیک: سید عطاء المحسن بخاری اکاؤنٹ نمبر 29932 حبیب بینک حسین آگاہی ملتان